ابن زیدون جو اسپین کا سب سے بڑا شاعر مانا جاتا ہے اس کا تعلق اشبیلیہ کی اس شہری حکومت سے تھا۔ اس طرح غرناطہ کی چھوٹی سی شہری حکومت جو اسپین کی آخری مسلم حکومت تھی علم و ادب کا گہوارہ بنی ہوئی تھی۔ علامہ ابن خطیب کا تعلق غرناطہ کے دربار سے تھا اور ان کی "تاریخ غرناطہ" آج بھی مشہور کتاب ہے۔ اسی طرح اسلامی تاریخ کے سب سے بڑے مورخ ابن خلدون بھی اسی غرناطہ کی حکومت سے تعلق رکھتے تھے۔ علامہ ابن رشد، ابن طفیل جیسے بڑے بڑے فلسفی بھی اسی دور سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس طرح مجموعی طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ مسلم اسپین میں شروع ہی سے اسلامی تعلیم اور علوم کا انتظام تھا جو بعد میں کالجوں اور یونیورسٹیوں کے درجہ تک پہونچ گیا۔ ان درسگاہوں میں صرف اسلامی تعلیم ہی نہیں دی جاتی تھی بلکہ (SECULAR) غیر مذہبی تعلیم بھی دی جاتی تھی مثلاً فلسفہ، منطق، طب، سائنس اور فلکیات وغیرہ، اس کے علاوہ مسلمانوں کے علم اور تہذیب کی ترقی کی وجہ سے یورپ پر بہت گہرا اثر پڑا اور حقیقت یہ ہے کہ اگر یورپ اسپین کے واسطے سے مسلمانوں کے علوم اور تعلیمات سے فیضیاب نہ ہوتا تو یورپ کی جہالت اور تاریک دور کا خاتمہ کئی صدی بعد تک نہیں ہو سکتا تھا۔

آٹھویں صدی کے آغاز سے لیکر پندرھویں صدی کے آخر تک اسپین میں مسلمانوں کے ماتحت جو علمی ترقی اور تعلیمی ترقی ہوئی اس کی وجہ سے بارھویں صدی اور تیرھویں صدی عیسوی سے یورپ میں علمی بیداری کا دور شروع ہوتا ہے۔

مسلم اسپین کے مرکزی شہروں میں تہذیب و تمدن کا ایک اندازہ پیش کرنے کے لئے ہم ذیل میں عہد اسلامی کے چند خاص خاص شہروں کا ذکر کرتے ہیں:

قرطبہ (CORDOVA):

شہر قرطبہ اسپین کے جنوبی حصے میں ہے۔ مسلمانوں کی فتح سے بہت پہلے سے

شہر قدیم ہے لیکن اس کی تمام ترقی اسلامی فتح کے بعد ہوئی۔ آٹھویں صدی کے شروع میں مسلمانوں نے جب اسپین فتح کیا تو شہر قرطبہ میں بہت سے عرب قبیلے آکر آباد ہو گئے جس سے اس کی اہمیت میں اضافہ ہو گیا۔ ۷۵۶ء میں جب عبدالرحمٰن الداخل نے بنو امیہ کی آزاد حکومت کی بنیاد ڈالی تو شہر قرطبہ کو اپنی حکومت کی راجدھانی قرار دیا۔ اس شہر کی اصل اہمیت اسی وقت سے شروع ہوتی ہے۔ آگے پونے تین سو سال تک یہ شہر بنو امیہ کا دارالسلطنت بنا رہا اور ہر میدان میں اس کی ترقی اور خوبصورتی میں اضافہ ہوتا گیا۔ بنو امیہ کے دور میں اس شہر کی ترقی عبدالرحمٰن سوم کے ہاتھوں اپنی انتہائی بلندی تک پہنچ گئی۔ یہاں مسلم دنیا کی قدیم ترین یونیورسٹی قائم کی گئی جس کے ساتھ ایک زبردست لائبریری بھی قائم ہوئی تھی۔ خلیفہ کا دربار بین الاقوامی اہمیت رکھتا تھا جہاں فرانس، اٹلی، انگلینڈ اور جرمنی کے سفیر مستقل طور پر موجود رہتے تھے۔ شاہی محلوں کے علاوہ شہر میں پختہ اور عمدہ مکانات پھیلے ہوئے تھے جن کے سامنے زیادہ تر چھوٹے بڑے باغ بنے ہوئے تھے۔ تمام سڑکیں سرکاری خرچ پر رات کو روشن کی جاتی تھیں۔ ان گنت کتابوں کی دکانیں تھیں۔ پڑھنے لکھنے کا بے حد رواج تھا اور یہ شہر بڑے بڑے علماء، شاعروں اور ادیبوں کا مرکز بن گیا تھا۔ ۱۰۳۱ء میں جب بنو امیہ کی حکومت ختم ہوئی تو اس شہر کی اہمیت بھی سیاسی لحاظ سے گھٹ گئی لیکن تہذیبی اعتبار سے اور علمی معنی میں اس کی ترقیات دیر تک باقی رہیں یہاں تک کہ بارھویں صدی کے آخر میں دوسرے شہروں کی طرح قرطبہ کو بھی عیسائی حملہ آوروں نے مسلمانوں کے ہاتھ سے چھین لیا۔

لیکن آج بھی اس شہر میں مسلمانوں کی یادگاریں دیکھی جا سکتی ہیں۔ مدینۃ الزہراء کے کھنڈرات، محلات ابھی تک یہاں موجود ہیں اور سب سے بڑھ کر اس شہر کی جامع مسجد ہے جو عبدالرحمٰن الداخل نے تعمیر کی تھی۔ یہ مسجد ٹھیک حالت میں آج بھی موجود ہے۔

اشبیلیہ (SEVILLE) :

مسلم اسپین کا دوسرا اہم شہر اشبیلیہ تھا اس کو موسیٰ بن نصیر نے فتح کیا تھا اور شروع ہی سے اسپین میں یہ شہر قرطبہ کے بعد مسلمانوں کا دوسرا مذہبی مرکز بن گیا یہاں بھی شروع ہی سے عرب قبیلے آکر آباد ہو گئے تھے۔ جنوبی اسپین میں یہ شہر قرطبہ کے پاس ہونے کی وجہ سے تیزی سے ترقی کرنے لگا تھا۔ بنوامیہ کے پورے دور میں مختلف قسم کے مسلم فنون ARTS کا گہوارہ بن گئے اور یہاں کی چینی مٹی شیشے وغیرہ اور بعد کے زمانے میں ٹائلوں کی صنعت نے شہرت حاصل کی۔

شہر قرطبہ کو مرکزی اہمیت اس وقت جب قرطبہ میں بنوامیہ کی حکومت کمزور ہوگئی اور آخر کار ۱۰۳۱ء میں بالکل ختم ہوگئی۔ اسپین کے اور شہروں کی طرح اس شہر کے حاکموں نے بھی اپنی آزاد حکومت قائم کرلی۔ ان حکومتوں میں سب سے بڑی حکومت اشبیلیہ کی تھی اور یہاں عبادی خاندان کی حکمرانی تھی جس کا مشہور بادشاہ معتمد تھا۔ معتمد نے بعد کے زمانے میں شہر قرطبہ کو بھی فتح کر کے اپنی حکومت میں شامل کر لیا تھا۔ معتمد کا وزیر اسپین کا سب سے بڑا اور مشہور شاعر ابن زیدون تھا۔ وزیر ہونے کے علاوہ ابن زیدون معتمد کی فوج کا سپہ سالار بھی تھا۔ شہر اشبیلیہ نے اس زمانے میں زبردست ترقی کی اور تہذیبی لحاظ سے اس انتشار اور زوال کے دور میں شہر اشبیلیہ مسلم اسپین کا سب سے بڑا تہذیبی مرکز بن گیا۔ پورے مسلم اسپین سے بڑے بڑے علماء، شاعر اور ادیب کھنچ کھنچ کر یہاں پہنچ گئے جس کی ایک بہت بڑی وجہ یہ تھی کہ اس زمانے میں اسپین کا ہر مسلم شہر عیسائیوں کے حملے کے خطرے میں مبتلا تھا اور اس کے مقابلہ میں اشبیلیہ زیادہ محفوظ سمجھا جاتا تھا۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ اشبیلیہ کا بادشاہ معتمد علم کی قدر کرنے والا تھا اور خود بھی اچھا شاعر تھا مگر اس کے باوجود بھی گیارہویں صدی کے آخر میں اشبیلیہ پر عیسائیوں